باوضو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرے، تو پانی مستعمل ہوگا یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12959

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1445 ھ/22 اگست 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی شخص پر غسل فرض نہ ہو اور وہ باوضو بھی ہو ایسا شخص اگر ثواب کی نیت کئے بغیر صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرے، اس دوران جسم سے جو پانی جدا ہو رہا ہو، وہ ایک برتن میں جمع ہو جائے، تو کیا اس پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے یا پھر یہ بھی مستعمل ہی ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مستعمل پانی اس قلیل پانی کو کہا جاتا ہے جو بے وضو شخص کے اعضائے وضو میں سے کسی حصے کے حدث کو دور کرے یا بے غسل شخص کے جسم کے کسی حصے کے حدث کو دور کرے تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ بندہ باوضو یا باغسل ہو لیکن قربت کی نیت سے انسانی جسم پر پانی ڈالا گیا ہو، جیسا کہ کسی کا غسل تھا وہ باوضو بھی تھا لیکن جمعہ کی فضیلت پانے کے لئے وہ غسل کر رہا ہے تو اب جو یہ غسالہ ہے یہ مستعمل پانی کہلائے گا۔

پوچھی گئی صورت میں جبکہ غسل کرنے والا شخص باوضو تھا اور اس نے بلانیتِ ثواب فقط ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا، تو اس کے بدن سے جدا ہو کر ایک برتن میں جمع ہونے والا پانی مستعمل نہیں ہو گا، اس سے وضو و غسل کرنا جائز ہو گا کہ اس پانی سے نہ تو کوئی حدث زائل ہوا اور نہ ہی اس نے ثواب کی نیت سے اسے اپنے بدن پر استعمال کیا

۔

مستعمل پانی کی تعریف کرتے ہوئے امام برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”والماء المستعمل ھو ما ازیل بہ حدث او استعمل فی البدن علی وجہ القربۃ“ یعنی مستعمل پانی وہ ہے جس کی مدد سے حدث کو دور کیا گیا یا اس کو بدن پر بہ نیت تقرب استعمال کیا گیا ہو۔ (ھدایہ، جلد 1، صفحہ 23، مطبوعہ: بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مائے مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیرِ نجاستِ حکمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارۂ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کارِ ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امرِ ثواب کی نیت سے استعمال کیا۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ43، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: "باوضو آدمی نے اعضا ٹھنڈے کرنے یا میل دھونے کو وضو بے نیتِ وضو علی الوضو کیا، پانی مستعمل نہ ہوگا کہ اب نہ اسقاطِ واجب ہے نہ اقامتِ قربت" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ45، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جن پانیوں سے وضو و غسل جائز ہے ان کو بیان کرتے ہوئے امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "(137) باوضو شخص یا نابالغ نے اگرچہ بے وضو ہو، اعضاء ٹھنڈے یا میل دور کرنے کو جس پانی سے وضو یا غسل بے نیتِ قربت کیا" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ593، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم